

۱۔ قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا؟

الجواب بعون الوهاب: قبرستان میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے
 حَتَّىٰ جَاءَ أَبِیْنِعْمَ فَقَامَ قَامًا طَالًا الْيَتِيمَ تُعَوِّرَ فَعَمَّ يَدَاهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفَتْ
 (مسلم ج ۱، ص ۳۱۳ - سنن الترمذی ج ۱، ص ۲۸۶ تا ۲۸۹ "الامر بالاستغفار للمؤمنین")

۲۔ دفن میت کے بعد قبر پر اجتماعی دعا کا حکم؟

بعد از تدفین میت کے لئے دعا و مغفرت کرنا اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
 علیہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عمل سے ثابت ہے۔ حضرت عثمان سے مروی ہے
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا
 لِاخِيْنِكُمْ ثُمَّ سَأَلَ لَهُ بِالشَّيْئَةِ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَلُ (رواہ ابو داؤد و قیل العزیزی
 اسنادہ حسن)
 یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دفن میت سے فارغ ہو کر قبر پر کھڑے ہوتے اور فرماتے "اپنے
 بھائی کے لیے دعائے بخشش کرو، پھر اس کے لئے اللہ کے حضور ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ
 اس سے اس وقت سوال کیا جا رہا ہے۔" حدیث ہذا محتمل ہے کہ دعائے استغفار انفرادی یا
 اجتماعی ہاتھ اٹھا کر ہو یا بلا ہاتھ اٹھانے کے۔

البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ انفرادی طریقہ کو اپنایا جائے اور ہاتھ اٹھانا بھی ضروری
 نہیں اس کے بغیر بھی دعا ہو سکتی ہے اگرچہ ہاتھ اٹھانا جائز ہے۔ کما سبق

۳۔ تین دن کے بعد تعزیت کا حکم؟

تعزیت کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ ممکنہ حد تک قریب ترین فرصت میں اظہار تعزیت
 ہونا چاہیے۔ جس طرح کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کے بچے کی وفات پر بایں
 الفاظ تعزیت فرمائی

إِنَّ اللَّهَ مَا أَحْذَرُ إِلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى
 مزید علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں۔

(زوال العادة الجزء الاول ص ۱۴۶)